توبہ! توبہ!! یہ نصیری تو۔۔۔

اسلام کا کلمہ 'لا الہ الا اللہ' بے شک کلمۂ توحید ہے۔ اس میں مقدم 'لا الہ' (کوئی خدا نہیں) کا فقرہ (Clause) ہے۔ اگر یہیں پر رک جایا جائے تو کفر کی بات ہو جائے؛ ورنہ یہی وحدانیت کی تصریح ہے۔ یہیں ایک اور بات سمجھ میں آتی ہے۔ اس ایک اکیلے اللہ کو ماننے سے پہلے اپنے دل، دماغ سے سارے خداؤں یا خدا جیسوں کا تصور نکال دینا ہوگا۔ وہ تو 'لیس کمثلہ شی ہے' کوئی بھی چیز اس کی مثل نہیں ہے، نہ ہی وہ کسی کی مثل۔ نہ اسے کسی طرح بھی کسی سے مشابہ سمجھا جا سکتا ہے، نہ ہی کہیں کسی میں اس کا مشابہ تلاش کیا جا سکتا ہے۔ وہ ذات سے بھی ایک ہے اور صفات سے بھی ایک ہے۔ (اس کے صفات عین ذات ہیں، صفات ذات سے، ذات صفات سے الگ نہیں۔)

حضرت ختمی مرتبت جیسی بزرگ و اعلیٰ ہستی کی زبان وحی ترجمان سے (قرآن کے لفظوں میں) 'انا بشر مثلکم' [میں تمہارے جیسا انسان ہوں] کے ذریعہ اپنا تعارف کرانے کے پیچھے ایک مقصد یہ بھی ہو سکتا ہے کہ (بعد از خدا بزرگ توی قصہ مختصر) والے کی مثل ہے، وہ 'لیس کمثلہ شی' کی تعریف (Definition) میں نہیں آتے، یعنی آپؐ میں بھی خدا جیسی کسی بات کا کوئی شائبہ نہ ہونے پائے۔ یہ اور بات ہے کہ یار لوگ آپ گو اپنا جیسا نہیں، اپنا بھائی کہہ بیٹھے۔ (نہ کہ اپنے کو اپنے بھر آپ جیسا بنانے کی کوشش ہوتی، جو ہم سمجھتے ہیں آپ کے اسوۂ حسنہ کی تاسی کا تقاضا ہوتی۔)

بہر حال جسے خود آپؐ نے اپنا بھائی کہا، اور کئی بار، بلکہ دنیا و آخرت کے لئے اپنا بھائی کہا، اسے تو خدا جیسا نہیں، خدا مانا گیا، حد ہو گئی! کسی محدود حلقہ سے سہی یہ مانا گیا۔ اسے کیا کہا جائے!

یہ کہیں اس پرانی ذہنیت کا پھر آجانا تو نہیں تھا جس کے تحت اس بیچارے انسان کے طائر وہم و خیال کے پر جہاں کٹ گئے، یا ٹک گئے، تھک ہار گئے وہیں جو ملا اسے 'خدا' مان لیا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے، رسول مقبولؐ کی تبلیغ توحید صحیح معنوں میں دل میں اتر نہ سکی۔ شیطانی وسواس اور فتور کی کارستانی کہیں بھی خارج از امکان نہیں ہوتی۔ کہتے ہیں یہ بات یعنی اپنی 'خدائی' خود امیر المومنینؑ کے سامنے آئی تو آپ نے صاحب معاملہ کو سزا بھی دی۔ مگر اس سے نہ تو وہ اپنی فکر سے پیچھے ہٹا، نہ ہی بعد والوں کو ایسی عبرت ہوئی کہ یہ سوچ پورے فرقہ کا روپ نہ دھار پاتی۔ جو بھی ہو یہ فرقہ 'نصیری' کے نام سے ابھرا اور تاریخ میں اپنی شناخت درج کر گیا، 'قابل ذکر' بنا بلکہ آج بھی اس کا وجود کسی نہ کسی شکل میں کسی نہ کسی نام سے ہے۔

ویسے سرور کائناتؐ پہلے ہی جناب امیرؑ سے فرما چکے تھے کہ اے علیؑ تمہارے بارے میں دو طرح سے لوگ گمراہی میں پڑیں گے، ایک تمہاری منزلت کو گرا کر، دوسرے تمہیں حد سے بڑھا کر۔

ہم نے کبھی بھی اس سوچ کی جو عقیدہ کی صورت اختیار کر چکی تھی، ہامی بھری، نہ ہلکی سی بھی حمایت و تائید کی۔ ہاں اس نے ہمارے شاعروں کو مشق سخن کا 'اچھا' موضوع اور رنگینیٔ خیال کا نیا میدان دے دیا۔ آج بھی یہ مشق سخن جاری ہے، ساتھ میں اس عقیدہ کی برأت میں ردو قدح کی مشقت بھی۔ آخر الذکر بات کو ہمارے علماء، متکلمین و مناظرین نے اپنا میدان بنایا۔ اسی سلسلہ میں 'ردنصیریت' کا وہ علمی مضمون ہے جو مولانا محمد اصغر صاحب کا نتیجہ نگارش ہے اور ہمارے زیر نظر شمارے میں غالب طور سے شامل ہے۔

اس مضمون کے بارے میں ہم اور کچھ نہیں کہہ سکتے، ہمارے باذوق اہل نظر قارئین ہی اس پر تبصرہ کر سکتے ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں یہ اور شمارہ کے دوسرے مشمولات پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھے جائیں گے۔ م۔ر۔ عابد